إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝

تحقیق جو اللہ کے ساتھ شرک کرے تو بیشک اللہ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا اور اس کا ٹھکانا آگ ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ (المائدہ:۷۲)

# مسالکِ مروّجہ

## اور

# اِسلام


غلام اللہ خاں

0321 9207136

# فہرست


- دیباچہ

## عقائد علمائے دیوبند از خلیل احمد سہارنپوری ........................ 1

- قبر نبی ﷺ کعبہ اور عرش و کرسی سے افضل ہے۔
- دعاؤں میں وسیلہ جائز ہے۔
- قبر نبی ﷺ پر حاضر ہو کر شفاعت مانگنا۔
- قبر پر پڑھے جانے والے درود کو نبی ﷺ کا خود سن لینا۔
- نبی ﷺ مدینہ والی قبر میں زندہ ہیں۔
- تمام انبیا اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔
- بزرگوں کی قبروں اور روحوں سے فیض پہنچتا ہے۔
- دیگر خرافات۔

## دیگر حوالے ............................................ 4

- غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے۔ محمود الحسن۔
- تعویذات۔ قرآنی آیات کا انوکھا استعمال۔ اعمال قرآنی۔ اشرف علی تھانوی۔
- یوسف بنوری کی اپنے والد کے بارے میں کرامات کی خرافات۔
- سبحان محمود دیوبندی۔ مترجم اخبار الاخیار۔
- مفتی شفیع عثمانی دیوبندی۔ ماہنامہ البلاغ کی خرافات۔

تبلیغی نصاب۔از ذکریا کاندھلوی کی خرافات .................. 13

- فرشتے سے غلطی۔عالم الغیب۔سنت کی مخالفت۔بارہ دن تک ایک ہی وضو۔
- ایک رکعت میں پورا قرآن۔قبر میں کھڑا تھا۔چالیس برس تک روزانہ روزہ۔دوزخ کا کشف۔عقل و شریعت سے باہر۔کعبے سے ہاتھ نکلا۔قبر سے جواب ملا۔ دل کے حال جاننے والا۔مُردہ مسکرانے اور باتیں کرنے لگا۔
- اپنی موت کا وقت پتہ تھا۔قبر میں آنکھیں کھول دیں اور باتیں کرنے لگا۔(مگر ظالموں نے پھر بھی اوپر مٹی ڈال دی!)۔ غسّال کا انگوٹھا پکڑ لیا۔
- قبر سے سلام کا جواب۔پانچ نمازیں دنیا کے پانچ ملکوں میں۔صوفی شہید سے اوپر ہے۔ ایک جھوٹا قصہ۔نبی ﷺ نے مشکل کشائی کی۔قبر سے نکل کر اونٹ ذبح کر دیا۔ سخی مردہ۔

دیگر علمأ و مسالک کے عقائد ................................ 17

**جماعتِ اسلامی:**

- نبی ﷺ کو قبر میں حیات ماننا
- مسئلہ سماعِ موتیٰ
- مسئلہ ایصالِ ثواب
- مودودی کی ولادت کی بشارت
- دیگر حوالے

تنظیمِ اسلامی۔ڈاکٹر اسرار احمد ........................ 19

- مُردوں کی روحیں فرشتوں میں شامل ہو جاتی ہیں۔
- نظریہ وحدت الوجود درست ہے۔

مسلک اھلحدیث / حنبلی ............................... 20

علمائے سلف کا اظہارِ حق ............................... 24

علمائے خلف کا اقرارِ حق ............................... 28

جاوید احمد غامدی کی خرافات ........................... 36

قرآن سنت کی تعلیمات ............................... 38

تصوّف کی حقیقت .................................. 39

# دیباچہ

آج ہمارے ہاں کئی مسالک پائے جاتے ہیں، عام لوگ اور خاص طور پر ان مسالک میں چلنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ مسالک قرآن وسنت کے عین مطابق ہیں۔ مگر تحقیق کرنے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ان مسالک کی کتب میں درجنوں باتیں ایسی ہیں جو قرآن وسنت کی تعلیمات کے

یکسر خلاف ہیں۔

لہٰذا جب عقائد میں کفریہ اور شرکیہ باتیں موجود ہوں تو کوئی بھی نیک عمل اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوتا۔ اور ایسا شخص آخرت میں خسارہ پانے والوں میں شامل ہوگا۔

لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ آج مرنے سے پہلے اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ ہم کسی ایسے مسلک کے ساتھ تو نہیں چل رہے جس کے عقائد میں شرک ملا ہوا ہے۔اور اگر ایسا ہے تو پھر فوراً اپنی اصلاح کرلی جائے تاکہ آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ کے خسارے سے بچا جاسکے۔

اللہ ہمیں اصلاح حال کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

غلام اللہ۔کراچی،18 مئی 2025

## عقائد علمائے دیوبند۔ (از خلیل احمد سہارنپوری۔ناشر قرآن محل۔کراچی)

۱. نبی ﷺ کی قبر کعبے اور عرش و کرسی سے افضل ہے:

"وہ حصہ زمین جو نبی ﷺ کے اعضائے مبارکہ کو مس کئے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل ہے۔یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔"

(ص۔۱۳)

۲. دعاؤں میں وسیلہ:

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیا و صلحاء کا توسّل جائز ہے۔ان کی حیات میں بھی اور ان کی وفات کے بعد بھی۔"

(ص۔۱۴)

۳. قبر نبی ﷺ پر جا کر شفاعت کی درخواست:

"آنحضرت ﷺ کی قبر کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا جائز ہے کہ حضرت میری مغفرت کی شفاعت فرمائیں۔"

(بحوالہ فتاویٰ رشیدیہ-ص:۱۱۲)

۴. نبی ﷺ سلام سنتے ہیں:

اگر کوئی شخص آپ ﷺ کی قبر کے پاس صلوۃ و سلام پڑھے تو آپ خود سنتے ہیں۔اور دور سے پڑھا جانے والا سلام فرشتے آپ ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔

(ایضاً)

۵. قبر میں حیات:

"ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک نبی ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔اور آپ ﷺ کی حیات دنیا کی سی ہے۔بلا مکلّف ہونے کے۔اور یہ حیات خاص ہے تمام انبیاء اور شہدا کے ساتھ۔یہ برزخی نہیں ہے، جو حاصل ہے تمام مسلمانوں کو، بلکہ سب انسانوں کو۔"

(عقائد۔ص۔۱۶)

٦. انبیاء قبروں میں زندہ ہیں:-

"ہمارے نزدیک نبی ﷺ اور دیگر انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔نماز پڑھتے ہیں۔حسن و علم سے متّصف ہیں۔اور آپ پر امّت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔"

(ایضاً)

۷. بزرگوں کی قبروں سے فیض ہوتا ہے۔

"مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیض کا پہنچنا، سو بے شک صحیح ہے۔"

(ص۔۲۱)

۸. عبدالقادر جیلانی غوثِ وقت ہیں۔

(ص۔۴)

۹. دیوبند طریقۂ صوفیہ میں نقشبندیہ، چیشتیہ، قادریہ اور سہروردیہ سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

(ص۔۱۰)

۱۰. نبی ﷺ کی ولادت مبارک، یہاں تک کہ ان کے بول و براز (پیشاب و پاخانہ) کا ذکر کرنا انتہائی مستحب ہے۔

(ص۔۳٦)

# دیگر حوالے:

۱. غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے:

"اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کی ذات کے سوا کسی اور سے حقیقت میں مدد مانگنا بالکل ناجائز ہے۔ ہاں اگر کسی مقبول بندے کو محض واسطۂ رحمت الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت ظاہری اس سے کرے تو یہ جائز ہے۔ کہ یہ استعانت در حقیقت اللہ ہی سے استعانت ہے۔"

(تفسیر سورہ فاتحہ - محمود الحسن دیوبندی)

۲. البتہ "بحرمت فلاں" دعا مانگنے میں کوئی کلام نہیں۔ یہ سب کے نزدیک جائز ہے۔

(تفسیر جواہر القرآن-۷۔۲۳-ج ۲-از غلام اللہ خان دیوبندی)

## اعمالِ قرآنی۔ آیاتِ قرآنی کا انوکھا استعمال۔

مسلک دیوبند کے "حکیم الامّت" نے تعویذات پر ایک کتاب لکھی ہے "اعمالِ قرآنی"۔ اس کتاب میں موصوف نے مختلف قرآنی آیات کے منفرد اور انوکھے استعمال بتائے ہیں۔ لیکن پہلے ایک نظر تعویذات کی شناعت کے بارے میں وارد احادیث پر:

" تعویذات شرک ہیں"۔(ابوداؤد۔ابن ماجہ)

"جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا"۔(مسند احمد۔ج۴)

"جس نے کوئی چیز لٹکائی تو وہ اسی کے سپرد کردیا جائے گا"۔

(یعنی اللہ اس سے بری ہے)۔(نسائی۔ترمذی)

**اب "حکیم الامّت" کے تعویذات ملاحظہ فرمائیں:**

١. ایک عورت کی مانگ سیدھی نہیں نکلتی تھی۔آپ نے فرمایا: اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ پڑھ کر نکالو۔پس مانگ سیدھی نکل آئی۔

(اعمال قرآنی۔ص ١٥٤)

٢. ویرانی خانہ ظالم:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰی کو ایک ٹھیکری پر لکھ کر اور اسے پیس کہ ظالم کے گھر میں پھینک دو۔ پھر تماشہ دیکھو۔ (ص۔٤٠)

۳. دو آدمیوں میں عداوت ڈالنا چاہتے ہو تو آیت وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ کا تعویذ استعمال کرو۔

(ص-۷)

۴. عُسر ولادت:

آیت إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ کا تعویذ لکھ کر حاملہ کی بائیں ران پر باندھو تو فوراً ولادت ہو جائے گی ۔(آیت کے باندھنے کا مقام دیکھیں)۔ (ص:۲۰)

۵. أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ کا تعویذ استعمال کرو۔ دشمن کو نقصان ہو گا۔

(ص:۳۳)

نیز اسی طرح دفع ھول دل- تطویل حبس ظالم۔ تربوز پکا ہوا نکلے۔ محبت۔ ہلاکت دشمن۔ تباہی مال دشمن-اطلاع دفینہ۔ تسخیر القلوب۔ نکسیر بہنا۔ خون استحاضہ روکنا۔ باروری درخت۔ روسیاہی دشمن۔ بندش پیشاب اور نہ جانے کن کن کاموں کیلئے قرآنی آیات کے تعویذ بتائے ہیں۔

آپ سوچیں کہ کیا قرآن اس کام کیلئے نازل ہوا تھا۔اگر ہاں، تو بتائیں کہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام نے ان آیات کا یہ استعمال کیوں نہیں کیا؟

نیز "حکیم الامّت" نے کتاب "نشر الطیب" میں نبی ﷺ سے منسوب نعل (جوتے) کے نقشے کے بھی تعویذ لکھے ہیں اور اس نعل کے بہت سے فیوض و برکات بتائے ہیں۔ (بحوالہ نیل الشفاء)

**"حکیم الامّت" نے جس طرح امّت کا "علاج" کیا ہے اس کے کچھ مزید کارنامے ملاحظہ فرمائیں:**

۱. پیر امداد اللہ مہاجر مکی نے اپنے مرید کی ڈوبتی کشتی کو سمندر میں جا کر ڈوبنے سے بچالیا (غائبانہ)، جب مرید نے طوفان میں اسے پکارا۔ (امداد المشتاق: ص۔ ۴۴)

۲. عباد اللہ کو عباد الرسول (اللہ کے بندوں کو رسول کے بندے کہہ سکتے ہیں)۔

(ایضاً۔ ص: ۱۳۵)

## محمد یوسف بنّوری دیوبندی کی خرافات۔

جامعہ بنّوریہ کے سابق مہتمم محمد یوسف بنّوری صاحب نے اپنے رسالے "البیّنات" کے مضمون "بصائر و عبر" میں اپنے والد کے درجنوں کمالات و کرامات کا ذکر کیا ہے۔

(دیکھیں: البیّنات-اگست ۱۹۷۵-کراچی)

- ساڑھے تین ماشہ خوراک روزانہ پر سالہاسال گزر کیا۔
- خواب میں دیکھا کہ علیؓ عرش پر بیٹھے ایک خاتون سے ان کا نکاح پڑھا رہے ہیں۔
- سینکڑوں بار خواب میں اللہ کو دیکھا اور ان سے باتیں کیں۔
- سینکڑوں بار خواب میں نبی ﷺ کو دیکھا اور ان سے باتیں کیں۔
- مختلف مزارات پر چلے اور مراقبے کئے۔
- بارش میں ان کے اوپر بارش نہیں ہوتی تھی۔
- دھوپ میں ایک بادل ان پر سایہ کئے ساتھ چلتا۔
- ان پر عالم ارواح کے عجائبات منکشف ہوتے تھے۔
- وحدت الوجود اور وحدت الشہود (خلاف شرع صوفیانہ اصطلاحات) کے ماہر تھے۔
- خواب میں امام بخاری سے صحیح بخاری پڑھی۔
- فقیر کو خیرات نہ دینے پر نبی ﷺ خواب میں آئے اور ناراض ہوئے۔
- نبی نے خواب میں آکر فرمایا کہ جب تم بیمار ہوتے ہو تو میں بھی بیمار ہو جاتا ہوں۔

جب والد بیمار ہوئے تو ان کے خادم بادشاہ خان کے خواب میں آکر نبی ﷺ نے فرمایا کہ بادشاہ خان جیسے تم ان کی خدمت کرتے ہو میں بھی کرتا ہوں۔

## اخبار الاخیار۔از عبدالحق محدّث دہلوی کی خرافات:(ترجمہ سبحان محمود دیوبندی)۔

- وَھُوَبِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ۔ یہ آیت نبی ﷺ کیلئے نازل ہوئی ہے۔
- شیخ عبدالقادر جیلانی رمضان کے مہینے میں اپنی ماں کا دودھ نہیں پیتے تھے۔
- جب ۱۰ سال کے ہوئے، مدرسے جاتے تو فرشتے ان کے ساتھ ساتھ چلتے۔
- جب مدرسے پہنچتے تو فرشتے شاگردوں سے کہتے کہ ولی اللہ کیلئے جگہ بناؤ۔
- بڑے ہو کر جب وعظ کہتے تو ساری دنیا کے غائب و حاضر ولی اور فرشتے ان کا وعظ سننے حاضر ہوتے۔
- آپ کی مجلس وعظ میں وفات یافتہ اولیأ کی روحیں بھی حاضر ہوتیں۔

### شیخ جیلانی کا فرمان:

میرا حکم خدا کی طرف سے ہے۔ میری نظر لوح محفوظ میں جمی ہوئی ہے۔ میں دریائے علم اور مشاہدہ الٰہی کا غوطہ خور ہوں۔ میں تم سب پر اللہ کی حجّت، رسول کا نائب اور اس کا وارث ہوں۔ انسانوں، جنّوں اور فرشتوں، سب کے پیر ہیں اور میں پیروں کا پیر ہوں۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ میرے مریدوں کو جنّت میں داخل فرمائے گا۔ اللہ نے میرے مریدوں کی فہرست مجھے دکھائی اور فرمایا کہ ان سب کو میں نے تیری وجہ سے بخش دیا۔ میں قیامت تک اپنے مریدوں کی دستگیری کرتا رہوں گا۔ جب بھی دعا مانگنا تو میرے وسیلے سے مانگنا، قبول ہوگی۔

میرے اور مخلوق کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے۔ میری تخلیق تمام امور سے بالا ہے۔ تم پر میری بات کی تصدیق لازم ہے۔ کیونکہ میں جو بھی کہتا ہوں اللہ کی طرف سے کہتا ہوں۔

میری تکذیب تمہارے لیئے زہر قاتل ہے۔اگر میں شریعت کا پابند نہ ہوتا تو بتا دیتا کہ تم نے پیٹ میں کیا کھایا ہے اور تمہارے گھروں میں کیا رکھا ہے۔ میں تمہارے ظاہر اور باطن کو جانتا ہوں۔

**عبدالحق محدّث دہلوی نے مزید لکھا ہے:**

غرض آپ سے لاتعداد کرامات ظاہر ہوئیں۔ مخلوقات کے ظاہر و باطن میں تصرّف کرنا۔انسانوں اور جنّات پر حکمرانی۔لوگوں کے رازوں اور پوشیدہ امور سے واقفیت۔عالم ملکوت کے بواطن کی خبر۔عالم جبروت کے حقائق کا انکشاف۔عالم لاہوت کے سربستہ اسرار کا علم۔ مواھب غیبیہ کی عطا-حوادث زمانہ کا تصرّف۔مارنے اور جلانے کی صفت۔ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا۔ بیماروں کو شفا دینا۔ زمین و آسمان پر اجرائے حکم۔ پانی پر چلنا۔ ہوا میں اڑنا۔لوگوں کے خیالات پر قابو پانا۔ اشیاء کی ھئیت کا تبدیل کرنا۔ غیب سے اشیاء منگوانا۔ ماضی و مستقبل کی باتوں کا بتانا۔ اوراسی طرح کی دیگر لاتعداد کرامات۔

(دیکھیں اخبار الاخیار از عبدالحق محدث دہلوی۔مترجم سبحان محمود دیوبندی)

**نیر پیر جیلانی اپنی کتاب میں یہ بھی لکھتے ہیں:**

"اللہ تعالیٰ نے اولیا اللہ کو اپنے سامنے کھڑا کیا،اپنے ساتھ بقا عطا فرمائی اور دنیا و آخرت اور ساری مخلوق ان کے ہاتھ میں دے دی"۔

(فیوض یزدانی ترجمہ الفتح الربانی-ص۳٦۵ - مترجم عاشق الہیٰ میرٹھی دیوبندی)

ان دعوؤں کو سامنے رکھ کراب آپ پیر جیلانی۔عبدالحق محدث دہلوی۔سبحان محمود دیوبندی اور عاشق الہیٰ دیوبندی کے بارے میں خود فیصلہ کرلیں، دیوبند کی اصلی تصویر آپ کے سامنے آجائے گی۔

## "ماہنامہ دارالعلوم دیوبند" کی خرافات:

"صوفیائے نے لکھا ہے کہ مردانِ حق ریاضت و مجاہدہ سے ایسی قوتیں اور ملکات حاصل کر لیتے ہیں جو خدا ذوالمنن کی خاص قدرتوں کے مشابہ ہوتی ہیں۔ شاہ عبداللہ قریشی نے ایک دن جذب میں آکر بکری کے بچے کو زمین پر دے پٹخا۔ پس وہ مر گیا۔ پھر اس سے پاؤں مس کر کے بولے: زندہ ہو جا۔ تو وہ زندہ ہو گیا۔"

(جنوری ۱۹۵۸)

دارالعلوم دیوبند کا نقشہ خود نبی ﷺ نے آکر کھینچا۔ آپ ﷺ کبھی کبھی مدرسے کا حساب چیک کرنے بھی آتے تھے۔ اس طرح آپ نے اردو زبان بھی سیکھ لی۔

(ایضاً)

شیخ عبدالقدوس گنگوہی دیوبندی نے ریاضت و مجاہدہ میں بہت ترقی کی۔ ایک دن ایک ہندو جوگی سے مقابلہ ہوا۔ جوگی تصرّف کر کے انسان سے پانی بن گیا۔ پھر یہ بھی پانی بن گئے۔ مگر ہندو کے پانی سے بدبو اور ان کے پانی سے خوشبو آتی تھی۔ پس ہندو کلمہ پڑھ کر مسلمان (صوفی!) ہو گیا۔

(جنوری ۱۹۶۰)

## مفتی شفیع عثمانی دیوبندی کے "ماہنامہ البلاغ" کی خرافات:

۱. ایسے لوگوں کو رسول پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ بلکہ ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ حضور پاک ﷺ کے دربار میں جاکر اللہ والے سلام پیش کرتے ہیں تو اس کا جواب ملتا ہے۔

۲. ایک سنی شاعر روضہ رسول ؐ پر آکر آپ ﷺ اور شیخین کی شان میں قصیدہ پڑھا کرتا تھا۔ ایک شیعہ نے دھوکہ سے گھر بلا کر اس کی زبان کاٹ دی، کہ اب کیسے شیخین کی شان میں قصیدہ پڑھے گا۔ وہ رات کو گھر جاکر سوگیا۔ نبی ﷺ خواب میں تشریف لائے اور زبان کا وہ ٹکڑا ہاتھ سے زبان پر جوڑ دیا۔ وہ صبح اٹھا تو اسکی زبان بالکل صحیح تھی۔ ذرا سی خراش بھی نہ تھی۔

۳. ایک ملنے والے بزرگ کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ ملیر میں دفن ہیں۔ فرماتے ہیں ایک دفعہ دربار نبوی میں حاضر تھا۔ رات کا وقت تھا۔ لوگ جاچکے تھے۔ ایک افریقی شخص نے دربار پر آکر سلام کہا: السلام علیکم یا رسول اللہ۔ اندر سے آواز آئی: وعلیکم السلام: وہ بزرگ فرماتے ہیں میں نے خود اپنے کانوں سے حضور ﷺ کی آواز سنی۔

۴. ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ ان کے مرید حج کو جاتے تھے۔ بزرگ نے مرید کو کہا کہ حضور ﷺ کو میرا سلام بھی کہنا۔ چنانچہ مرید نے جاکر سلام کہا۔ وہاں سے جواب ملا: اپنے بدعتی پیر کو ہمارا سلام بھی کہنا۔ مرید کے آنے سے پہلے ہی پیر صاحب کو علم غیب کے ذریعے یہ سب معلوم ہو گیا۔ بدعتی اس لیئے کہا کہ وہ قوالی سنتے تھے۔

(ماہنامہ البلاغ۔ صفر ۱۳۹۵)

## تبلیغی نصاب۔ از ذکریا کاندھلوی دیوبندی کی خرافات:

- افسوسناک بات یہ ہے کہ تبلیغی جماعت والے اس نصاب کو قرآن و حدیث کی کتب پر بھی مقدم رکھتے ہیں۔ درج ذیل حوالے تبلیغی نصاب۔اسلامک بُک سروس کے شائع کردہ ہیں۔
- ڈاکٹر نے دماغی کام کرنے سے منع کیا تو کاندھلوی صاحب نے فضائل اعمال لکھ دی۔

**(اب اس کا نتیجہ دیکھیں):**

(حکایاتِ صحابہؓ ۔ص ۱۷)

- فرشتے نے غلطی سے غلط شخص کی روح قبض کرلی۔پھر اسے دوبارہ زندہ کردیا۔

(فضائل نماز۔ص ۲۰۵)

- امام ابو حنیفہؒ وضو کے گرتے ہوئے پانی میں جھڑتے گناہ جان لیتے تھے۔

(نماز۔ص ۲۰۸)

- بزرگ رات بھر نہیں سوتے تھے۔

(نماز۔ص۔۳۵۵)

- بارہ دن تک ایک ہی وضو سے ساری نمازیں۔پندرہ برس تک نہیں لیٹے۔کئی کئی دن تک کوئی چیز نہ کھائی۔

(نماز۔ص ۲۵۹)

- ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا۔

(نماز۔ص ۲۶۰)

- قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

(ایضاً)

- چالیس برس تک رات کو رونا اور دن بھر ہمیشہ روزہ رکھنا۔

(نماز۔ ص ۲۶۲)

- بزرگ عالم الغیب تھے۔

(نماز۔ ص ۳۵۱)

- جنّت اور دوزخ کا کشف ہوتا تھا۔

(نماز۔ ص ۳۹۹)

**(یہاں سے درج ذیل حوالے تبلیغی نصاب، ناشر دارالاشاعت کراچی کے ہیں)**

- روزانہ: ۱۴۰ طواف، ۲۸۰ نفل اور دو بار ختم قرآن۔

(فضائل حج۔ ص ۸۱)

- کعبے کے اندر سے ہاتھ نکلا اور تھپڑ مارا۔

(حج۔ ص ۸۸)

- غیب سے آواز آئی جاؤ تمہیں جہنم سے آزاد کیا۔

(حج۔ ص ۱۳۵)

- نبی ﷺ نے خواب میں آکر روٹی دی۔ آدھی کھائی۔ جب آنکھ کھلی تو آدھی ہاتھ میں تھی۔

(حج۔ ص ۱۳۶)

- مدینہ سے نبی ﷺ نے خواب میں ہاتھ پکڑ کر مکہ پہنچا دیا۔آنکھ کھلی تو مکّہ میں تھے۔

(حج۔ص۱۳۸)

- نبی ﷺ نے قبر سے ہاتھ نکال کر احمد رفاعی سے مصافحہ کیا۔اسّی ہزار کے مجمع نے اسے دیکھا۔

(حج۔ص۱۳۹)

- بدّو کو قبر نبوی سے جواب ملا۔بے شک تمہاری مغفرت کر دی گئی۔

(حج۔ص۱۴۰)

- چالیس دن تک نہ کچھ کھایا، نہ پیا۔

(حج۔ص۲۰۱)

- ایک بڑھیا دل کا حال جاننے والی تھی۔

(حج۔ص۲۱۰)

- مُردہ مسکرانے اور باتیں کرنے لگا۔اپنی موت کا وقت معلوم تھا اور اسی وقت مرا۔ قبر میں رکھا تو آنکھیں کھول دیں اور باتیں کرنے لگا۔تختۂ غسل پر غسّال کا انگوٹھا پکڑ لیا۔ (واہ تبلیغی مُردے)۔ (حج۔ص۲۲۳)

- نبی ﷺ کی قبر کعبے، عرش، کرسی اور کائنات کی ہر چیز سے افضل ہے۔

(حج۔ص۱۱۵)

- قبر نبوی ﷺ پر جا کر سلام کیا تو قبر سے جواب آیا۔ (حج۔ص۱۳۶)

- جنّت کا فرشتہ رضوان آیا اور شربت پلایا۔ (حج۔ص۱۳۹)

- روز کی پانچ نمازیں پانچ مختلف ملکوں میں پڑھیں۔

(حج۔ص۲۲۸)

- صوفی کا درجہ شہید بدر سے اعلیٰ۔

(حج۔ص۱۸۵)

- نبی بادل میں آئے اور جوان کی مشکل کشائی کر دی۔

(فضائل درود۔مکتبہ اشرفیہ ص۱۲۲)

- مُردے نے قبر سے نکل کر اونٹ ذبح کر دیا۔

(فضائل صدقات-مکتبہ امدادیہ-ص۲۹۴)

## جماعتِ اسلامی۔ سیّد مودودی کی خرافات:

۱. مسئلہ حیات النبی ﷺ (کیا نبیؐ قبر میں زندہ ہیں)

".....البتہ خطرے میں وہ شخص ہے جو اس مسئلہ میں ایک عقیدہ قائم کرتا اور اسکی تبلیغ کرتا ہے۔ کیونکہ اسکے عقیدے میں صحت اور عدم صحت دونوں کا احتمال ہے۔(یعنی ہو سکتا ہے نبی ﷺ مدینے والی قبر میں زندہ ہوں اور ہو سکتا ہے کہ وہ نہ زندہ ہوں)"۔

(رسائل ومسائل ج۳۔ ص ۴۴۰)

۲. مسئلہ سماع موتیٰ۔(کیا مُردے سنتے ہیں)

(مزار والے کو زور زور سے پکارے تو)اس صورت میں عقیدے کی خرابی تو لازم نہ آئے گی۔ مگر ہو سکتا ہے کہ آپ پکار رہے ہوں اور وہ نہ سن رہے ہوں۔کیونکہ سماع موتیٰ کا مسئلہ مختلف فیہ ہے۔یہ بھی ممکن ہے کہ سماع تو ممکن ہو مگر ان کی روح اس وقت وہاں تشریف نہ رکھتی ہو۔یا تشریف فرما تو ہو مگر اپنے رب کی طرف مشغول ہو اور آپ اپنی غرض کیلئے چیخ چیخ کر الٹا ان کو اذیّت دیں۔

(رسائل وسائل ج۳۔ ص۳۶۵)

۳. مسئلہ ٔ ایصالِ ثواب:

ایصالِ ثواب کی مثال ایک پارسل کی طرح ہے کہ اگر پتہ صحیح درج ہو تو مرسل الیہ کو پہنچ جائے گا۔اور اگر پتہ صحیح نہ ہو تو بھیجنے والے کو واپس مل جائے گا۔

(رسائل۔ تفہیم القرآن سورہ نجم)

## فقیر عالم الغیب:

۴. مودودی صاحب کی ولادت سے پہلے ایک فقیر ان کے والد سیّد احمد حسن مودودی کے پاس آیا اور بشارت دی کہ آپ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہو گا جو بڑا عالم دین بنے گا۔

(پس مرگ زندہ از مودودی۔ سوانح وافکار سیّد مودودی از پروفیسر خورشید احمد)

دیگر حوالے:

"ہمارے گھر میں ہر ماہ گیارہویں کی نیاز ہوتی تھی مگر میری والدہ کو آخر تک پتہ نہ چلا کہ اس کا بیٹا وہابی ہو گیا ہے۔"

(تذکرہ مودودی از پروفیسر خورشید احمد)

"جماعت اسلامی کے امیر پروفیسر غفور احمد نے الیکشن مہم کے دوران بابا فرید کے مزار پر حاضری دی اور چادر چڑھائی"۔

(روزنامہ نوائے وقت، ہفتہ ۱۹ فروری ۱۹۷۷)

"جماعتِ اسلامی میں عقائد کی کوئی پابندی نہیں۔ اور میں خود بریلوی مسلک سے تعلق رکھتا ہوں"۔

(پروفیسر غفور احمد۔ روزنامہ جنگ، بدھ ۱۸ اپریل ۱۹۸۴)

## تنظیمِ اسلامی۔ڈاکٹر اسرار احمد کی خرافات:

۱. اولیا اللہ کے مرنے کے بعد ان کی روحیں فرشتوں کے گروہ میں شامل ہو جاتی ہیں اور عالم تکوینی میں فرشتوں کے سے کام کرنے لگتی ہیں۔

(انسان کی حقیقت اور موت کے بعد کی زندگی۔ص:۴۶)

۲. ابن عربی کا نظریہ وحدت الوجود صحیح ہے۔آپ چاہیں تو اسے مان لیں۔

(عقیدہ وحدت الوجود کی حقیقت۔ام المسبّحات۔ص:۲۴ از ڈاکٹر اسرار احمد)

## مسلک اہلحدیث/حنبلیوں کی خرافات:

### ا۔ امام احمد بن حنبل:

"حوض کوثر، شفاعت، منکر نکیر، عذاب قبر، ملک الموت کے ارواح کو قبض کرنے اور پھر ارواح کے قبروں میں جسموں کی طرف واپس لوٹائے جانے پر ایمان لانا ضروری ہے۔اور اس پر بھی کہ قبر میں ایمان اور توحید کے بارے میں سوال ہوتا ہے۔" (تسکین الصدور۔ص ٦٥۔از سرفراز صفدر)

۲۔ "میّت اپنے زائر کو پہچانتی ہے۔جمعہ کے دن طلوع فجر کے بعد اور طلوع شمس سے پہلے۔"

(کتاب فیہ الاعتقاد امام احمد،لابنہ عبداللہ بن احمد)

### ۳۔ تعویذات:

"اور جائز ہے کہ کسی مصیبت زدہ کیلئے اللہ کی کتاب میں سے کچھ لکھا جائے،پاک روشنائی سے،اور اسے دھو کر پی لیا جائے"۔

عبداللہ نے کہا کہ میرے والد لکھتے تھے (تعویز)عورت کیلئے، پیالے میں اور کسی پاک چیز میں۔ کسی کاغذ میں لکھی جائیں اور پھر لٹکائی جائیں عسر ولادت والی عورت کے بازو پر۔

(فتاوی ابن تیمیّہ۔ج١٩۔ص ٢٤)

بخار، عسر ولادت اور نکسیر کیلئے تعویذ۔

(زادالمعاد۔ص ٤٦٨)

امام ابن تیمیہ حنبلی:

۱. مشہور و مستفیض احادیث سے ثابت ہے کہ مُردہ اپنے اہل وعیال اور دوستوں کے اعمال کو جانتا ہے جو دنیا میں ان کو پیش آتے ہیں۔وہ حالات اس پر پیش کیئے جاتے ہیں اور وہ دیکھتا بھی ہے۔اور جو کچھ اس کے پاس کیا جاتا ہے وہ جانتا بھی ہے۔

(فتاویٰ الکبریٰ۔ج۴۔ص۴۴۶)

۲. اسی طرح انبیا اور صالحین کا معاملہ ہے۔وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

(الوسیلہ۔ص۱۳۶)

۳. اور مُردہ کا قرآن کی قرأت اور دوسری آوازوں کو سننا بالکل حق ہے۔

(اقتضاء الصراط المستقیم ص۔۳۷۹)

۴. اور ایک گروہ نے نبی ﷺ اور دوسرے صالحین کی قبروں سے سلام کا جواب سنا ہے۔

(ایضاً۔ص۳۷۳)

۵. اور سائل کا یہ سوال کہ کیا مُردہ قبر میں کلام بھی کرتا ہے۔تو جواب ہے کہ ہاں وہ کلام کرتا ہے۔ اور اسی طرح سنتا بھی ہے،جب کوئی دوسرا اس سے کلام کرے۔

(فتاویٰ ابنِ تیمیہ ص۱۸۴)

**ابن قیم حنبلی:**

اور یہ خطاب (اہل قبور کو سلام) ان سے ہے جو سنتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔مُردہ اس زندہ کو پہچانتا ہے جو اسکی زیارت کیلیئے آتا ہے۔اور مُردہ کو اس سے خوشی بھی ہوتی ہے۔

(کتاب الرّوح۔ص۵)

**ابن کثیر حنبلی:**

پس یہ مُردوں کے لئے سلام خطاب اور ندا ہے۔اور اس موجود اور حاضر کیلئے ہے جو سنتا ہے، جس کو مخاطب کیا جاسکتا ہے۔جو سمجھتا ہے اور جواب دے سکتا ہے۔

(تفسیر ابنِ کثیر ج۳، ص۴۳۹)

**عبدالوھاب نجدی حنبلی:**

جس چیز کا ہم اعتقاد رکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ آنحضرت کا درجہ تمام مخلوقات سے بڑھ کر ہے۔اور آپ اپنی قبر میں حیات دائمی سے متّصف ہیں۔اور جو شخص آپ کی قبر کے پاس آپ پر سلام کہتا ہے آپؐ اس کو سنتے ہیں۔

(اتحاف النبلاء ص۴۱۵۔بحوالہ تسکین الصدور)

**میاں نذیر حسین دہلوی، بانی اہلحدیث:**

قبر پر پڑھا جانے والا درود و سلام نبی ﷺ خود سنتے ہیں اور دور سے پڑھا جانے والا سلام فرشتے لاکر آپؐ پر پیش کرتے ہیں۔

(فتاویٰ نذیریہ۔ج۱۔ص۲)

**نواب صدّیق الحسن خاں بھوپالی اہلحدیث:**

"تمام مُردے مومن ہوں یا کافر، حصول علم، شعور، ادراک، سماع، عرض اعمال اور زیارت کرنے والے کے سلام کا جواب لوٹانے میں یکساں اور برابر ہیں۔ان امور کی تخصیص محض انبیائؑ کرام و صلحأ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

(دلیل الطّالب۔بحوالہ سماع موتیٰ ص۲۲۱۔از سرفراز صفدر)

**وحید الزّمان کیرانوی اہلحدیث:**

اہلحدیث کے پیشوا حافظ ابن قیّم نے صراحتاً سماع موتیٰ کو ثابت کیا ہے۔اور اہلحدیث کا اس پر اجماع ہے۔

(لغات الحدیث۔ج۳۔ص۱۶۶)

**پیر بدیع الدّین شاہ راشدی اہلحدیث:**

جب لوگ مُردے کو دفنا کر لوٹ رہے ہوتے ہیں تو خاص اس وقت اس میں روح لوٹا دی جاتی ہے اور وہ سننے لگتا ہے۔

(توحید خالص۔ص۶۱۶)

## علمائے سلف کا اظہارِ حق۔

**احناف:**

۱.  مُردے نہ سنتے ہیں۔نہ جواب دے سکتے ہیں۔اور نہ کسی چیز کے مالک ہیں۔

(امام ابو حنیفہ۔بحوالہ غرائب في تحقیق المذاھب)

۲.  کیونکہ کلام سے مقصود سمجھانا ہوتا ہےاور موت اس سے روک دیتی ہے۔

(شامی۔ج۳،ص۱۸۰)

۳.  کیونکہ میّت نہ سن سکتی ہے، نہ سمجھ سکتی ہے۔

(فتح القدیر۔ج۴،ص۱۰۰)

۴.  اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ میّت سن نہیں سکتی۔

(شرح المقاصد۔ج۲،ص۴۳)

**ابن حزم اندلسی:**

۱.  اس لئے کہ فتنہ وعذاب اور سوال تو فقط روح سے ہوگا۔جب وہ جسم سے جدا ہو جائے گی۔خواہ جسم کو قبر میں رکھا جائے یا نہیں۔

یہ آلِ فرعون کو صبح و شام آگ پر پیش کیا جانا عذاب قبر ہے۔اس کو "عذاب قبر" محض اس لیئے کہا گیا اور قبر کی طرف منسوب کیا گیا کہ اکثر مُردوں میں یہی دستور ہے کہ انہیں قبر میں دفن کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ ان میں وہ بھی ہوتے ہیں جن کو درندے کھا جاتے ہیں۔ اور جو غرق ہو جاتے ہیں۔ اور جو جل جاتے ہیں۔ اگر واقعہ اس شخص کے اندازے کے مطابق ہوتا جو یہ گمان کرتا ہے کہ عذاب اسی قبر میں ہوتا ہے تو ان مُردوں کیلیئے نہ عذاب ہوتا اور نہ سوال۔ حالانکہ سوال اور معاملہ قبر ہر میّت کیلیئے ضرور ہے۔ روح بدن سے نکلنے کے بعد جس مقام میں رہتی ہے وہی اس کی قبر ہے۔

جو یہ گمان کرتا ہے کہ میّت کو اسکی قبر میں زندہ کیا جاتا ہے تو یہ غلط ہے۔اس لیے کہ مذکورہ آیات اس سے روکتی ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر اللہ نے ہمیں تین مرتبہ زندہ کیا اور تین مرتبہ موت دی۔اور یہ باطل اور خلاف قرآن ہے۔ کسی صحیح حدیث میں ہر گز نہیں آیا کہ سوال کے وقت مُردہ جسم میں روح لوٹا دی جاتی ہے۔ اگر یہ ثابت ہوتا تو ہم بھی اس کے قائل ہوتے۔ لہٰذا کسی کو اس کا قائل ہونا جائز نہیں۔اس روایت کو صرف منہال بن عمرو نے روایت کیا ہے جو قوی نہیں۔

جو ہم نے کہا، صحابہؓ سے یہی ثابت ہے۔اس کے خلاف کسی صحابیؓ سے بھی ثابت نہیں۔

اسمابنت ابو بکرؓ، اور عبداللہ بن عمرؓ نے فیصلہ کر دیا کہ ارواح اللہ کے پاس ہیں۔ اور یہ جسد کوئی شے نہیں۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حیات و موت دو مرتبہ ہے۔اور یہی ہمارا قول ہے۔

روح کا مقام قبر کہلاتا ہے۔ وہیں اس پر عذاب کیا جاتا ہے اور وہیں سوال ہوتا ہے جہاں وہ ہوتی ہے۔

وہ برزخ ہے جہاں موت کے بعد ارواح واپس کر دی جاتی ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا دنیا میں جس طرح چاہتا ہے امتحان لیتا ہے۔ پھر انہیں وفات دیتا ہے۔ پھر انکی ارواح کو برزخ کی طرف واپس کر دیا جاتا ہے۔ یہ سب عناصر سے سلسلہ منقطع ہونے کے بعد ہوتا ہے۔ انبیاء اور شہداء کی ارواح فوراً جنت میں چلی جاتی ہیں۔ و باللہ التّوفیق۔

(الملل والنحل، ج ۲، ص ۱۵ے تا ۲۲ے۔ مترجم۔ ناشر میر محمد کتب خانہ کراچی)

**ابنِ جوزی:**

ا۔ عذابِ وثواب قبر عالم برزخ میں ہوتا ہے، اس دنیاوی قبر میں نہیں۔ اسکی قبر کی طرف نسبت تعریفاً ہے، نہ کہ حقیقتاً۔ گویا کہ اس قبر میں جو مدفون ہے، اس کی روح جنت کی نعمتوں سے عیش میں ہے، یا آگ کے عذاب سے تکلیف میں۔

(تلبیس ابلیس۔ ابن جوزی۔ ص ۱۵۲۔ کتاب الفنون)

**ابنِ رجب حنبلی:**

"اور جو لوگ اس طرف گئے ہیں کہ سوال وجواب اور عذاب وراحت صرف روح سے ہوتا ہے، ان میں ہمارے اصحاب ابن عقیل اور ابن جوزی ہیں۔ اپنی بعض تصانیف میں ابن عقیل نے استدلال کیا ہے کہ مومنوں کی ارواح کو سبز پرندوں میں اور کافروں کی ارواح کو کالے پرندوں میں عذاب ہوتا ہے۔ اور یہ اجسام (دنیاوی قبروں والے) تو گل سڑ جاتے ہیں۔ پس یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ ارواح کو عذاب وراحت دوسرے جسموں میں ملتا ہے"۔

(الجامع التفسیر۔ لابن رجب حنبلی)

## دعاؤں میں وسیلہ:

ا۔ "دوسری طرف میّت یا غائب شخص سے دعا کرانے کے ناجائز ہونے میں کسی عالم کو بھی شک نہیں۔ یہ ایک ایسی بدعت ہے جس کا ارتکاب سلف صالحین میں سے کسی نے نہیں کیا۔"

(روح المعانی۔ ج ۲۔ ص ۱۲۵)

۲۔ "اللہ تعالیٰ سے سوائے اس کی ذات اور صفات کے کسی اور وسیلے سے دعا کرنا جائز نہیں۔ کہ یوں کہے کہ بحق تیرے رسولوں کے، یا بحق مشعر الحرام کے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کی مخلوق کا واسطہ دے کر دعا کرنا جائز نہیں ہے۔" (شرح الکرخی۔ باب الکراہیہ)

۳۔ "اور جائز نہیں کہ یوں کہے کہ بحق فلاں، یا بحق اپنے انبیاء اور رسولوں کے، طفیل یا صدقہ میں۔ کیونکہ خالق پر کسی مخلوق کا کوئی حق نہیں ہے"۔ (ھدایہ۔ کتاب الکراہیہ)

۴۔ یا یہ کہے کہ اے اللہ میں تجھ سے فلاں بندے کے حق کے واسطے سوال کرتا ہوں۔ یا یوں کہے کہ اس کی جاہ کے واسطے یا اسکی حرمت کے واسطے، مکروہ تحریمی ہے۔ یہ بات احناف کی ساری کتابوں کے متنوں میں لکھی ہوئی ہے۔ امام محمد کے نزدیک یہ کہنا ایسا حرام ہے کہ اس پر آگ کا عذاب ہوگا۔ (صیانۃ الانسان۔ ص ۲۰۱)

## دین کے کاموں پر اجرت لینا:

اذان، حج، امامت، تعلیم قرآن وفقہ پر اجرت لینا ناجائز اور حرام ہے۔

(ھدایہ عربی۔ ص ۲۸۷)

## علمائے خلف کا اقرارِ حق:

### سماع موتیٰ اور احوال القبور:

امام ابن قیّم اور ان کے استاد جناب ابن تیمیہ دونوں بزرگ نہ صرف سماع موتیٰ کے قائل تھے، بلکہ اسی طبقہ صوفیا سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے اس مسئلے کو اچھالا اور ضعیف اور موضوع روایات کا سہارا لیکر اسے علی الاطلاق ثابت کرنا چاہا ہے۔ یہ دونوں بزرگ صاحبِ کشف و کرامات بھی تھے۔ دونوں بزرگوں نے تصوف و سلوک پر مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں۔ اور یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ اگر اس حلقے کے پنجے سے قبر اور سماع موتیٰ کے مسئلہ کو کھینچ لیا جائے تو ان کے پاس باقی رہ ہی کیا جاتا ہے۔

اسی طرح تیسرے بزرگ شاہ ولی اللہ ہیں۔ یہ تینوں بزرگ جب شرک و بدعات کے رد میں قلم اٹھاتے ہیں تو جی عش عش کر اُٹھتا ہے۔ لیکن جب یہ زیارتِ قبور کے آداب اور کشف کے طریق بتلاتے ہیں تو نہیں سوچتے کہ آیا قبروں اور مزارات کے وجود کا بھی کوئی جواز ہے یا نہیں۔ یا قبروں پر اس غرض سے بیٹھنا بھی جائز ہے یا نہیں۔ مُردوں کو سنانا اور اُن سے سننا تو دور کی بات ہے۔ ان سب باتوں کی قرآن وسنت نے پرزور تردید کردی ہے۔ (ماہنامہ محدث لاہور۔ دسمبر ۱۹۸۳)

"بایں ھمہ سماع موتیٰ کی بنیاد پر پھیلنے والے شرکیہ عقائد کی سرپرستی کا حق جس قدر فرقہ بریلویہ نے ادا کیا ہے، کسی نے کم ہی کیا ہو گا۔ دوسرے نمبر پر دیوبندی حضرات ہیں۔ اور ہمیں افسوس ہے کہ اہلحدیث بھی اس میدان میں پیچھے نہیں رہے۔ حصّہ رسدی انہوں نے بھی یہ حق ادا کر ہی دیا۔"

(ایضاً۔ جنوری ۱۹۸۴)

## عذابِ قبر کی حقیقت:

### ا۔ قبر کیا ہے؟

جہاں تک قبر میں فرشتوں کے آنے، روح کو لوٹانے، میّت کو بٹھانے، سوال و جواب کرنے، قبر کو کشادہ یا تنگ کرنے یا عذاب و ثواب کا تعلق ہے۔ تو گزارش ہے کہ یہاں قبر سے مراد یہ مٹی کی قبر نہیں۔ یہ کوئی اور جہاں ہے جسے آپ عالمِ ارواح یا عالمِ برزخ کہہ سکتے ہیں۔ کئی قومیں مُردوں کو دفناتی ہی نہیں۔
ہندو سکھ اپنے مُردوں کو جلا دیتے ہیں۔ کئی کو جانور کھا جاتے ہیں۔ کچھ مچھلیوں کی خوراک بن جاتے ہیں۔
مصر کے عجائب گھر میں فراعنہ کی لاشیں شوکیسوں میں بند پڑی ہیں۔ کیا خیال ہے، یہ لوگ
عذاب و ثواب سے مستثنیٰ رہ جاتے ہیں۔ حاشا و کلا!
بلکہ جو قبروں میں دفن ہوتے ہیں وہ بھی کب سلامت رہتے ہیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں انکی لاشیں پھٹ کر گل سڑ جاتی ہیں اور مٹی انہیں کھا جاتی ہے۔ایک قبر کی جگہ کئی کئی قبریں بنتی رہتی ہیں۔ اگر عذاب و ثواب کا ادراک عینی اس وجود کو ہوتا تو روح کا تعلق اس سے قائم کرنے کیلئے اس کو سلامت رکھنا چاہیئے تھا۔ (ہفت روزہ الاسلام۔ لاہور۔ جنوری ۱۳۔ ۱۹۸۴)

موت آنے کے بعد انسان کی ہستی فنا نہیں ہوتی۔ بلکہ مرنے کے بعد ہر انسان ایک منزل سے انتقال کر کے ایک نئی منزل میں داخل ہوتا ہے جس کا نام قبر ہے۔ارشاد ہوتا ہے ، ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ،اللہ نے پھر اسے موت دی اور قبر میں پہنچایا ( عبس: ۲۱)۔عام لوگ صرف زمین کے گڑھے اور مٹی کے ڈھیر کو قبر سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ بات غلط ہے۔ورنہ کہنا پڑے گا کہ جن لوگوں کو قبر میں دفن ہونا نصیب نہیں ہوا وہ قبروں میں نہیں گئے۔ کیونکہ بے شمار لوگ آگ میں جل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔اور بعض لوگوں کی لاشوں کو دریائی جانور کھا جاتے ہیں۔اور بعض لاشیں جنگلی جانوروں کے پیٹ میں چلی جاتی ہیں۔اور بعض لاشیں زمین پر پڑی پڑی بے نام ونشان ہو جاتی ہیں۔اور بعض لاشوں کو صندوقوں میں بند کر کے لٹکا دیا جاتا ہے ۔الغرض بہت سی لاشوں کو وہ جگہ نہیں ملتی جس کو ہمارے عرف میں قبر کہا جاتا ہے۔تو کیا یہ لوگ قبروں میں نہیں پہنچے ؟اوران کی کوئی قبر نہیں ؟ ایسا کہنا غلط ہے۔ کیونکہ مرنے کے بعد ہر شخص کی نئی منزل قبر ہوتی ہے، اور ہر شخص قبر میں جاتا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں جب لفظ قبر استعمال کیا جاتا ہے تواس سے مراد زمین کا گڑھا اور مٹی کا ڈھیر نہیں ہوتا۔ بلکہ قبر سے مراد وہ مقام ہے جہاں مرنے کے بعد انسان کو ٹھہرنا نصیب ہوتا ہے۔ لیکن اس مقام کی حقیقت انسان کی عقل وفکر سے باہر ہے۔اللہ پاک نے اس کو انسان کے حواس سے پوشیدہ رکھا ہے۔ چنانچہ جن لوگوں کو زمین میں دفن کیا جاتا ہے،اور جن کی لاشیں دنیا میں ضائع ہو جاتی ہیں،ان کو اللہ پاک کسی جگہ ٹھہراتا ہے۔وہی ان کی قبر ہے۔ کیونکہ قبر کے معنی زمین کا گڑھا اور مٹی کا ڈھیر نہیں بلکہ عربی زبان میں میّت کے ٹھہرنے کی جگہ کا نام قبر ہے۔ مفردات امام راغب اصفہانی میں ہے: القبر مقرّ المیّت۔ مرنے والے کی رہائش گاہ کا نام قبر ہے۔

## برزخ:

انسانی زندگی کا وہ دور جو جان کندن سے شروع ہوتا ہے اور قیامت کو جا کر ختم ہوگا، اس کا نام "عالمِ برزخ" ہے۔اس وقت عالمِ دنیا اور عالمِ برزخ دونوں موجود ہیں۔اور دونوں کا نظام اللہ کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق جاری ہے۔جو لوگ عالم دنیا میں موجود ہیں وہ آزادی سے اپنی آئندہ زندگی کیلیئے اچھا یا برا سامان تیار کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔اور جو لوگ عالمِ برزخ میں پہنچ چکے ہیں وہ اس وقت اپنے اعمال کی جزا و سزا پانے سے دوچار ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے: وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ۔اوران مرنے والوں کے پیچھے برزخ ہے اس دن تک جب سب لوگوں کو اٹھایا جائے گا۔"برزخ" فارسی کے لفظ "پردہ" کا معرّب ہے۔آیت کا مطلب یہ ہے کہ اب مرنے والوں اور دنیا کے درمیان ایک روک ہے جو انہیں دنیا میں واپس نہیں جانے دے گی۔

اور قیامت تک یہ دنیا و آخرت کے درمیان اسی حدِ فاصل میں ٹھہرے رہیں گے۔قرآن کی اس آیت سے واضح ہوا کہ قبر اور برزخ ایک ہی حقیقت کے دو مختلف نام ہیں۔اس کو قبر اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ "مقر المیّت" مرنے والے کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔اور اسکو برزخ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا و آخرت کے درمیان ایک پردہ ہے۔جو مرنے والوں کو دنیا میں واپس جانے سے روکتا ہے۔

اس سے پہلے ہم یہ ثابت کرچکے ہیں کہ قبر کا معنی صرف زمین کا گڑھا نہیں بلکہ قرآن و حدیث میں جب لفظ قبر بولا جاتا ہے تو اس سے مراد وہ مقام ہوتا ہے جہاں مرنے کے بعد انسان کو ٹھہرنا نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے اگر ایک گڑھے میں بہت سے نیک و بد دفن ہوں تو اُس سے کوئی اشکال پیدا نہ ہوگا۔کیونکہ یہ گڑھا ایک دنیاوی چیز ہے اور عذابِ قبر عالم برزخ میں ہوتا ہے۔یہ سب حالات اور واقعات عالمِ برزخ میں پیش آتے ہیں۔ (دعا کرنے کا اسلامی تصور۔از فضل الرّحمٰن کلیم کاشمیری)

# عالمِ برزخ

ا. "حدیث میں قبر کا لفظ مجازاً عالمِ برزخ کیلئے استعمال ہوا ہے۔اور اس سے مراد وہ عالم ہے جس میں موت کی آخری ہچکی سے لے کر بعث بعدالموت کے پہلے جھٹکے تک انسانی ارواح رہیں گی"۔

(تفہیم القرآن،از مودودی۔ج۲،ص۵۳۶)

۲. یہ آیت (المومن ۴۶) عذابِ برزخ کا صریح ثبوت ہے جس کا ذکر بکثرت احادیث میں "عذاب قبر" کے عنوان سے آیا ہے۔

(ایضاً، ج۴۔ ص۔۴۱۳)

۳. یہ آیت (محمد:۲۷) بھی ان آیات میں سے ہے جو عذابِ برزخ کی تصریح کرتی ہیں۔اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ موت کے وقت ہی سے کفار و منافقین پر عذاب شروع ہو جاتا ہے۔

(ایضاً،ج۵،ص۔۲۸)

۴. قبر کا لفظ استعارتاً عالمِ برزخ کے لیے استعمال ہوا ہے۔اس سے مراد وہ مقام ہے جو مرنے کے بعد سے دوبارہ اُٹھائے جانے کے دن تک روح کو عالمِ برزخ میں دیا جاتا ہے۔یہ لفظ روح کی حالت کی طرف اشارہ کرتا ہے، نہ کہ صرف جسمانی قبر کی طرف۔اسکا مطلب ہے کہ عالمِ برزخ میں روح کی کیفیت کا تعلق اسکے دنیاوی اعمال سے ہوتا ہے۔اور یہ معاملہ جسمانی قبر سے ماورا ہے۔ (ماہنامہ میثاق۔لاہور، ۲۸ دسمبر ۱۹۹۰)

قرآن و حدیث میں اسکی تفصیلات "قبر" کی اصطلاح کے ساتھ بیان ہوئی ہیں۔ لیکن اس لفظ قبر سے مقصود وہ خاک کا تودہ نہیں جس کے نیچے کسی مُردے کی ہڈیاں پڑی ہیں۔ بلکہ اس سے مراد وہ عالم ہے جس میں یہ (مذکور) مناظر پیش آتے ہیں۔ وہ ارواح اور نفوس کی دنیا ہے۔ مادی عناصر کی نہیں۔ اس لئے قرآن میں اس عالم کے تعلق سے ہمیشہ نفس اور نفوس کو خطاب کیا گیا ہے۔ اور ان ہی کے عذاب و ثواب اور نعمت و لعنت کا ذکر ہے۔ اس عالم میں جو جسم نظر آتا ہے وہ مرنے والے کے اعمال کا مثالی پیکر ہوتا ہے۔

اعمال کی ذمہ دار روح ہے، جسم خاکی نہیں۔ لہٰذا اصل مکلّف روح ہے، جسم نہیں۔ جسم صرف بمنزلہٗ آلہ کے ہے۔ دنیا میں اس کا ایک جسم خاکی تھا۔ برزخ میں اس کا ایک اور جسم ہوگا۔ جو مادیات سے بری ہوگا۔ تاہم اس کو اپنے خاکی جسم سے ایک نسبت ہوگی۔ اور اسی نسبت کی بنا پر "قبر" کی اصطلاح عام بول چال میں جاری ہے، کہ ہم اپنی آنکھوں سے مسلمان مُردوں کو اسی قبر میں جاتے دیکھتے ہیں۔

اس آیت سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ گنہگاروں پر موت کے بعد ہی سے عذاب شروع ہو جاتا ہے، وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ مار ان کے منہ اور پیٹھ پر پڑتی ہے۔ اور یہ بھی کہ یہ منہ اور پیٹھ وہ نہیں ہے جو بے جان لاش کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔

یہ ان کے وہ قالب و اجسام نہیں ہیں جو مٹی کی قبروں میں گل سڑ کر فنا ہو گئے۔ یا آگ میں جل کر خاکستر ہو گئے، یا ذرّے ہوا میں اُڑ کر منتشر ہو گئے۔ یا کسی جانور کے پیٹ میں جا کر اسکے جزو بدن بن گئے۔

بعض احادیث سے ان مٹی کی قبروں میں عذاب کے مشاہدات کا تاثر نکلتا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ مادّی زبان و منظر میں ان قوموں کے نزدیک جو اپنے مُردوں کو دفن کرتی ہیں، اس میّت کی یادگار اس دنیا میں اسکے اس مٹی کے ڈھیر کے سِوا اور کیا ہے جس کی طرف اشارہ کیا جاسکے۔

(سیرت النّبیؐ از شبلی نعمانی، ج ۴، ص ۴۵۳ تا ۴۵۵)

## تعویذات کا شرک:

مگر بعض بھائی سوچتے ہوں گے کہ یہ اسماء اصحاب کہف اور ان کے کتّے کے نام کا تعویذ شرک ہے تو پھر بڑے بڑے عالموں کا یہ بہترین اور مجرّب تعویذ کیوں ہے؟ پھر وہ موحد بھی کہلاتے ہیں۔

چنانچہ دارالعلوم دیوبند کا یہ محبوب تعویذ تھا۔جس کا ذکر ان کے حکیم الامّت اشرف علی تھانوی نے بھی کیا ہے۔پھر یہ تعویذ دیوبندی بریلوی اور اہلحدیث کے متفق علیہ بزرگ شاہ ولی اللہ دہلوی نے بھی اپنی کتاب میں لکھاہے۔اور بڑے بڑے علماء اس کی برکات کے قائل تھے،اور اب بھی ہیں۔چنانچہ مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی (اہلحدیث) آخر عمر تک اسے لکھتے رہے۔اور اب ان کے معتقدین اس تعویذ کی اشاعت کرکے شرک کرنے والوں کے معاون بنے ہوئے ہیں۔

یہ تعویذ جو چھپا ہوا ہے، اور تقریباً ا روپیہ کا ملتاہے۔ جو بریلوی توبکثرت لے جاتے ہیں۔ اور تھانوی گروپ کے دیوبندی، اور میر سیالکوٹی عقیدہ کے اہلحدیث بھی لیتے رہتے ہیں۔گندے اور شرکیہ عقائد والے تو خوب لیتے ہیں،کیونکہ یہ بہترین جماعت کے ایک جید عالم کا فرمودہ اور مجرّب تعویذ ہے۔

بعض اہلحدیث نے "القول الجمیل" میں اس کی تصدیق کی ہے۔ یہ کتاب کسی بریلوی کی نہیں، بلکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی ہے۔اوراس کی تصدیق کرنے والے اہلحدیث علما موجود ہیں۔

مثلاً نواب صدیق الحسن بھوپالی اپنی کتاب "التعویذات" میں رقمطراز ہیں کہ "القول الجمیل" کا یہ تعویذ میرا آزمودہ اور مجرّب ہے۔

یہ کتاب بریلوی، دیوبندی اور اہلحدیث بھی پڑھتے ہیں۔اس کے اندر اور بھی ایسے تعویذات اور شرکیہ اعمال ہیں۔ مثلاً کشفِ قبور: مشائخ چشتیہ کے مقبرہ میں داخل ہوکر قرآن پڑھنے کے بعد یاروح

یا روح کی ضرب کرے۔ پھر منتظر رہے صاحبِ قبر کے فیضان کا۔

میں اب بھی یہی گزارش کروں گا کہ :ع

ڈرو اللہ سے، ہوش کرو، مکر و فریب سے کام نہ لو

یا اسلام پر چلنا سیکھو، یا اسلام کا نام نہ لو

(تعویذات شرعیہ کی حقیقت۔از شاہ محمد ربّانی، ص۲۰۶)

## جاوید احمد غامدی کی خرافات:

(نام: شفیق احمد، ذات: کوکے شاہ۔ پہلے نام اور ذات بدلی، اب دین بدل دیا!)

- یہ لوگوں کی غلط فہمی ہے کہ متشابہات کا مفہوم نہیں سمجھا جا سکتا۔

(میزان ص۔۳۴)

- اصحاب الفیل اللہ کے عذاب سے نہیں بلکہ قریش کی سنگ باری سے ہلاک ہوئے۔

(البیان ص۔۲۴۰)

- "سنت" سے مراد دینِ ابراہیمی کا طریقہ ہے۔

(میزان ص۔۱۰)

- معروف اور منکر انسانی فطرت سے معلوم ہو جاتا ہے۔

(میزان ص۔۴۹)

- ریاست زکواۃ کے نصاب میں تبدیلی کرنے کی مجاز ہے۔

(قانون عبادت، ص۔۱۱۹)

- زانی کوئی بھی ہو، اسکی سزا صرف ۱۰۰ کوڑے ہیں۔

(میزان ص۔۲۹۹)

- عورت کے لیے دوپٹہ اوڑھنا کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔

(اشراق۔ مئی۔ ۲۰۰۲)

- یاجوج ماجوج اور دجال ایک ہی ہیں۔اور اس سے مراد مغربی اقوام ہیں۔

(اشراق، جنوری۔۱۹۹۶)

- عورت مردوں کی امامت کرا سکتی ہے۔

(اشراق، مئی۔۲۰۰۵)

- عورت بغیر دوپٹے، چادر کے اجنبی مردوں کے سامنے آسکتی ہے۔
- موسیقی اور گانا جائز ہے۔

(اشراق-مارچ۔۲۰۰۴)

- مرد کے لیے داڑھی رکھنا ضروری نہیں۔
- ہندو مشرک نہیں ہے۔
- مسلمان لڑکی کی شادی ہندو لڑکے سے جائز ہے۔
- عورت نکاح خواں بن سکتی ہے۔
- مرد اور عورتیں ساتھ ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔
- ہم جنس پرستی فطری کام ہے، لہٰذا جائز ہے۔

(www.urdu.understanding.islam.org)

- سود پر قرض لینا جائز ہے۔

(اشراک۔جنوری۔۱۹۹۶)

- نفاذ شریعت کیلئے کوئی حکم نہیں دیا گیا۔

(برہان، ص۔۲۵)

- سنت کا تعلق صرف عملی کاموں سے ہے۔اس سے کوئی عقیدہ اور قانون ثابت نہیں ہو سکتا۔

(میزان ص۔۶۵)

- عیسیٰؑ کو موت آچکی ہے۔ (میزان ص۔۲۲)

## قرآن و سنّت کی تعلیمات:

قارئین محترم،ایک طرف تو ان مسالک کے یہ عقائد ہیں۔ جو آپ نے گزشتہ صفحات میں ملاحظہ کیئے۔ اور دوسری طرف قرآن وسنت کی واضح تعلیمات ہیں جو ان کے باطل عقائد کی کھلی تردید کر رہی ہیں۔

ملاحظہ ہو:

- دعاؤں میں وسیلہ شرک ہے۔

(اعراف۔۱۸۰-یونس:۱۸۔زمر:۳)

- بندوں کے اعمال بشمول درود اللہ کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔

(یونس:٦١۔ھود۱۲۳۔رعد:۳۳)

- وفات کے بعد انبیاؑ جنتوں میں زندہ ہیں،قبروں میں نہیں۔

(بخاری کتاب المغازی۔باب دعاء النبی،کتاب الرّویا،باب تعبیر بعد صلوۃ الفجر)

- قبر والے مُردہ ہیں سننا،جواب دینا ممکن نہیں۔

(اعراف:۵۷۔نحل:۲۱۔مومنون:۱۵۔انعام:۳٦۔۱۱۱۔رعد:۳۱۔نمل:۸۰۔احقاف:۵)

- ایصالِ ثواب نہیں ہو سکتا۔

(بقرہ:۲۸٦۔انعام:۱٦۴۔اسرا:۷)

- عالم الغیب صرف اللہ ہے۔

(انعام:۵۹۔ھود:۱۲۳۔نمل:٦۵)

- مرنے والوں کی روحیں برزخ میں روک لی جاتی ہیں،فرشتوں کے ساتھ گھومتی نہیں رہتیں۔ (زمر:۴۲۔مومنون۱۰۰)

## تصوّف کی حقیقت:

قارئین کرام! آگاہ ہو جائیں کہ تصوف کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ اس کیلئے قرآن و سنت میں کوئی دلیل موجود ہے۔ یہ دراصل یہود و نصاریٰ کے مذاہب سے اسلام کے اندر در کر آیا ہے۔ اور لوگوں نے اسے "اسلامی تصوف" کے نام سے اپنا لیا ہے۔ جبکہ بعض لوگ قرآن و حدیث سے اسکی دلیل لانے کیلئے سر دُھن رہے ہیں۔ حالانکہ تصوف کے بنیادی نظریات اسلامی تعلیمات کے یکسر خلاف ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

**۱. حلول:**

ایک انسان ریاضت کے ذریعے نفس کی اتنی زیادہ پاکی و پالیدگی حاصل کرلے کہ اللہ تعالی اس کے اندر حلول کر جائے۔ یعنی اسکی ذات میں اللہ اتر آئے!

**۲. وحدت الوجود:**

کائنات کی ہر شے اللہ کی ذات کا حصّہ یا ٹکڑا ہے۔ یعنی خالق اور مخلوق ایک ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں!

**۳. وحدت الشہود:**

ایک انسان اتنی ریاضت کرے کہ اپنے مقام سے بلند ہو کر اللہ کی ذات میں فنا ہو جائے!

آپ دیکھیں کہ یہ تینوں نظریات کس طرح قرآن و سنّت کی تعلیمات کا کفر کر رہے ہیں۔

تو پھر تصوف کو اسلامی کیونکر کہا جاسکتا ہے۔

لیکن اس کے باوجود آپ دیکھیں کہ کس طرح بڑے بڑے نام اس خلاف شریعت طریقت میں ملوث ہوتے چلے آرہے ہیں۔دوسری صدی سے لیکرآج تک کے مشاہیر پر ایک نظر:

ابراہیم ادہم۔رابعہ بصری۔ معروف کرخی۔ذوالنون مصری۔ سری سقطی۔ بایزید بسطامی۔ عبداللہ ترمزی۔ جنید بغدادی۔ابو بکر شبلی۔ علی ہجویری۔اسماعیل ہروی۔امام غزالی۔ عبدالقادر جیلانی۔ احمد رفاعی۔ معین الدین چشتی۔بختیار کاکی۔ابن عربی۔خواجہ فرید۔ جلال الدّین رومی۔ نظام الدّین اولیاء۔ شاہ مدار۔ باقی باللہ۔عبدالحق محدّث دہلوی۔ مجدّدالف ثانی۔شاہ عبدّالرحیم۔شاہ ولی اللہ۔ شاہ عبدالعزیز۔شاہ اسماعیل شہید۔ سید احمد شہید۔عبداللہ غزنوی۔اور موجودہ زمانے میں ان کے خدّام یعنی مسلک بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث اور جماعتی وغیرہ۔

اللہ تعالٰی ہمیں گمراہی سے بچائے، آمین۔